



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کسی مجبوری کی بنا پر اگر کو شخص تاخیر سے سحری کھا رہا ہو اور اسی دوران فجر کی اذان ہو جائے تو کیا اذان سنتے ہی کھانے سے ہاتھ اٹھا لینا چاہیے یا اذان کے ختم ہونے تک وہ کھانی سکتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

اگر اسے اس بات کا یقین ہو کہ اذان بالکل صبح وقت پر ہو رہی ہے تو اذان سنتے ہی اسے سحری کھانا پھوڑ دینا چاہیے۔ حتیٰ کہ اگر اس کے منہ میں نوالہ ہے تو اسے چاہیے کہ اسے اگل دے تاکہ یقینی طور پر اس کا روزہ صحیح ہو۔ تاہم اگر اسے یقین ہو یا کم از کم شک ہو کہ اذان وقت سے قبل ہو رہی ہے تو اذان سن کر کھانے کا عمل جاری رکھ سکتا ہے اس بات کا یقین کہ لیے اذان بالکل صبح وقت پر ہو رہی ہے مختلف چیزوں سے مدد لی جاسکتی ہے۔ مثلاً کیلنڈر یا گھڑی یا اس قسم کی دوسری چیزیں جو آج کل آسانی دستیاب ہیں۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ سحری کھانے کے دوران اگر شک ہو کہ فجر کا وقت ہو گیا تو کیا میں سحری کھانا پھوڑ دوں؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ جب تک شک ہو کھاتے رہو۔ جب فجر کا یقین ہو جائے تو کھانا پھوڑ دو۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک بھی یہی ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ شوافع نے شک کی حالت میں کھاتے رہنے کا جواز درج ذیل قرآنی آیت سے اخذ کیا ہے۔

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَسْتَبِينَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ... ۱۸۷ ... سورة البقرة

اور راتوں کو کھاؤ و پیو حتیٰ کہ تم کو سیاہی شب کی دھاری سے سپیدہ صبح کی دھاری نمایاں نظر آجائے۔

اس آیت میں یقین کا لفظ ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جب یقینی طور پر کچھ واضح ہو جائے۔ یعنی جب شک کی کیفیت نہ ہو بلکہ یقین ہو کہ فجر کا وقت آگیا ہے

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ یوسف القرضاوی

روزہ اور صدقہ الفطر، جلد: 1، صفحہ: 174

محدث فتویٰ